

پیر علی المیزان - علم مقبول میں مشہور کتاب ہے -
 تعبیر الروایہ - یعنی خواب نامہ تصنیف محمد بن سیرین مجتہد
 جس کا اقتباس اہل اسلام کو ہر جہت اسناد و سند سے اوسط تقطیع
 البضایہ - ترجمہ اسکا طبع کے طوف سے مولوی بشارت علی خان
 نے کیا - ۱۰۰۰ روپے
 حیا العادۃ - عتی تصنیف امام ذوالحجہ مطبوعہ مکر
 مختصرہ کاغذ - ہر دو جلد ہفتی و مسموع
 انفسیہ - بیاضی شریف - دو جلد میں تصنیف عبداللہ بن
 عمر قاضی حنفی کا مشہور -
 نور الدینی -
 صحیح مسلم مع شرح تودوسی - حدیث صحاح ستہ سے دو جلد
 متوسط میں ہے تصنیف ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری
 ابو بکر کریم -
 قطعی سببی - ابتدا و اساسی - شرح صحیح بخاری تصنیف فضل
 اجل و دنا لاکمل حبیبہ الفقہار و المحدثین شہاب الدین احمد
 قطیب غلانی و حسن بکری -
 تفسیر بلالین سببی - تفسیر غفراری - تصنیف مولوی حاجی بلال
 مرحوم مطبوعہ نظامی -
 دلائل الخیرات - ترجمہ فارسی کامل مع شرح احکامات یہ کتاب
 شرح و ترجمہ کے ساتھ نہایت درست و صحت سے طبع ہوئی ہے
 اور شائقین نے بہت پسند فرمایا ہے -
 کتاب غازی الرسول و فتوح الشمام و فتوح البصر و فتوح الجہان
 یہ چاروں جلد تصنیف حضرت وادی زبیدی کا ہیں یہ اس
 نامہ قدیم میں طبع و ترجمہ خاص مولوی حبیب اللہ خان صاحب
 مدد اللہ دور باقر و حال نشین دار پور پٹنہ -
 ترویج الشمام - عتی تصنیف مولانا وادی زبیدی کی ہے جسکا
 ترجمہ مشہور و پسند اہل عالم ہے -
 جامع الرمز - ہر عام جلد نہایت خوش خط مطبوعہ گلشن سے
 منقول -

مجموعہ نور اللہ نور - اسمین چند رسالہ تفصیل ذیل شامل
 ہیں - قرآن افسانہ فی تخریج الاحادیث، اسحاق الاخبار -
 مختصہ الانبیاء جیدہ و جدیدہ و کتبہ شرح و حواشی جو انگریزی
 مولوی غلام حسین صاحب تاجر مطبع مصطفیٰ میں طبع ہوئی
 نقشہ تعلیم شریف -
 نقش کر بلائے عظم -
 خلاصہ الکشاف و معروف بہ احوال القرآن مع رجالہ شرح الجلیل
 کلام اللہ کی لفظ بلفظ تفسیر اور اہل سبکی کا بیچ اور تفسیر کی عمر
 ایسی عمدہ کتاب دیدہ و ناشیدہ ہے - تقطیع گلان
 شرح سفر السعاده - تصنیف مولانا عبدالحق دہلوی
 کی فن احادیث میں -
 مجموعہ وظائف - اس سال میں پنج سورہ اور ادعیہ ثلثہ
 اور اعمال عاشورہ وغیرہ مہذب شاعری کے ہیں -
 اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ از شاہ عبدالحق محدث
 دہلوی چار جلد میں نہایت صحیح و خوش خط سے چھپا -
 مجموعہ اوراد - چند دعائیں معتبرہ آمد بزرگان و قہر
 مطبوعہ سیدی -
 تفسیر کشف - یہ مشہور تفسیر ہے جو بہر اہتمام شایعہ
 کاغذ و چھاپہ میں پاکیزہ گلشن میں طبع ہوئی ہے مجاہد بدجلہ
 تقطیع گلان -
 مشیج و تانیہ - عربی شمس -
 جوہر - انفرادی ترجمہ ہر جلد کتب قرآنی مطبوعہ گلشن احمد سے
 انبارہ مولانا ذوالحجہ قزاقی نے مسموع مولوی محمد عین الدین شمس
 صحیفہ نے تانیہ - تفسیر - مستند قرائت میں - مطبوعہ سیدی
 مجتہد صاحب - مشہور تفسیر ہے مرتبہ مولوی محمد عین الدین
 قزاقی بغدادی - مع بارہ عم نقل مبینی -
 فیض المجدد - چند جلدیں مشکوٰۃ شریف کی نقل مع ترجمہ
 جناب فیض محمد خان صاحب بہادر قلعہ دار مدینہ دارکن
 نے طبع کیا -

ازاد عالم۔ یہ کتاب مذہبی اہل سنت کی ہے نہایت معتبر
 شروح و فتاویہ۔ مسیحی انہ خفیہ میں دسی کتاب ہے مسائل
 فقہ کو بہت استدلال کے ساتھ بیان کیا ہے اور چالیس جلدیں
 عابد عبد الغفور مسیحی مکتبہ عبد الحکیم شرح ملا جامی کا سنہ کاغذی جو
 فتاویٰ و مسائل تالیف۔ علم فقہ میں بکثرت فتاویٰ کاغذی خان و
 فتاویٰ الملکیہ و غیرہ اور دو مشرین اس کے عابد پر ہیں
 بہت قیم۔
 جامع الفوائد۔ شرح مسودہ کا فیاض مولوی عبد الہی دہلوی
 کاغذی خوشی خط نستعلیق درابن حاب۔
 مجموعہ میرزا ابوالکمال۔ مشمولہ بار کتاب سی مطبوعہ مطبعہ مولوی

فوائد شریف شرح سراجیہ۔ نہایت قیمتی علم فراغی میں نہایت
 مقبول دسی کتاب ہے، ارمیہ شریف علی جلالی مطبوعہ مکتبہ شریفی
 رسالہ ہتھ الموصیۃ بالمجیدہ فی تعدد الشہداء والاخوۃ یہ مصنف
 عبد المجید خان صاحب دانا و نواب والی ٹونکہ۔ بہ کتابیان
 عربی میں ہے۔
 مفید فارسی۔ تصنیف مولوی محمد عبداللہ بکرامی صاحب
 عجیات دہلی۔ عربی تصنیف علامہ دہر شیخ احمد
 دہلوی مطبوعہ مصر کی نقل طبع ہوئی ہے اور اس کا ترجمہ
 اردو میں محمد طبع ہوا ہے۔

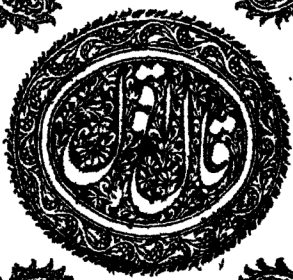
کتاب لغت، اردو و فارسی و عربی

مفید لغات مصنفہ حکیم فاضل علی صاحب زبانا۔ دینی
 مشہور الفاظ کو بطور لغت تصنیف کیا ہے۔
 ضرور التبدی۔ تصنیف مولوی سعید الدین صاحب زبانا۔
 مفید لغات۔ مشہور۔ یہ لغت
 خیانت لغات۔ مسیحی جہانگیر لغات۔ یہ لغت
 مکہ مولوی خیانت الدین صاحب زبانا اور مصنف چراغ زیات کے
 حرا علی الدین علی خان آندرو
 کریم لغات۔ تصنیف مولوی کریم الدین صاحب زبانا، بیکٹر
 تعلیم لایز لغات مروجہ فارسی و عربی میں۔
 لغات الصبیان۔ ابن نصر فاضل کی تصنیفات سے ہے
 بہ ان طبع۔ لغت اور حار و اصطلاحات فارسی میں مسند
 فائز لغات۔ دینی ہندی کے لغات کی تحقیقات و ترمیم
 عربی و فارسی کی لغات میں لغات اور استعارہ و ہنر
 مولوی و الدین بکرامی۔
 متعلق المعانی۔ شرح معانی لغات قرآنی۔ مطبوعہ مطبعہ مولوی
 مصباح المیزان لغت عربی مقبرہ مسند سے طبع۔
 سے نقل کی گئی نہایت صحت کے ساتھ
 طبع۔ لغت میں مشہور و معتبر۔

فائز کامل۔ در دو جلد مشہور کتاب ہے
 امان لغات۔ تصنیف مولوی امان الحق صاحب کربلا
 مجمع بحار الاقوال لغت حدیث فی یہ کتاب لا جواب
 حادی لغات قرآن و حدیث مسیحی مجمع بحار الاقوال مصنفہ
 عالم نودھی فاضل المعانی و المعانی و المعانی لانا شیخ
 طالع طاب ثراہ و تحقیق جیسا کہ فائز معارف غریب
 حادی ہے ویسا ہی یہ کتاب جامع لغات فارسی و حدیث شریف
 ہے اور لغت کو ساتھ نقل حدیث کے بشت بدل لایا ہے
 لغت یہ ہے کہ جس کتاب کی حدیث سند نہ ہو کر ہے اس کا
 نام برمود حروف بھی لکھتا ہے اس کتاب کی تین جلدیں
 لغات الف سے تا یاء تمام تائید اور بعد تین جلد کے ایک
 جلد ہے جو لغات کو روایت و ایک جلد میں لکھا ہے
 تودہ حقیقت جار جلد میں چھاپہ نہایت صاف و کاغذ سفید
 شفاف خط واضح پاکیزہ تصنیف تمام نہایت عمدہ و
 خوشحال چھپی فی الواقع صاحبان علم دوست ضرور ان ضرور
 اس کتاب نام باب کی خریداری اور ملاحظہ ہے
 لغت و افراد و کتابیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مطبع دارالافتاء الكريمة
در سنه ۱۲۹۳

واما سميت هذه الدلالة سطرًا بقية لان اللفظ موافق
 لتمام ما وضع له وذلك ما خوذ من قولهم طابق
 النسل بالنسل اذا توافقا و مثال الدلالة بالتضمن كالانسان
 اذا دل على احد هما على الحيوان او على
 الناطق واما سميت هذه الدلالة تضمنا لانها
 على الخبر الذي في ضمنه و مثال الدلالة بالالتزام
 كالانسان اذا دل على قابل العلم و صفة الكتابة
 واما سميت هذه الدلالة بالالتزام لان اللفظ لا يدل
 على كل امر خارج عنه بل يدل على المحتاج اللازم لفي
 الذين واما قيد قوله على ما يلزمه بقوله في الذين لان الملازمة
 الخارجية لو جعلت شرطاً لم تحقق دلالة الالتزام ام بدونه
 لا تتحقق تحقق المشترط و بدون تحقق الشرط و اللازم باطل
 فكذلك الملازمة لان العدم كما يحكي يدل على الملكة كالمصر
 اي كوطا و كذا في غير هذا الموضع

انما سميت هذه الدلالة سطرًا بقية لان اللفظ موافق
 لتمام ما وضع له وذلك ما خوذ من قولهم طابق
 النسل بالنسل اذا توافقا و مثال الدلالة بالتضمن كالانسان
 اذا دل على احد هما على الحيوان او على
 الناطق واما سميت هذه الدلالة تضمنا لانها
 على الخبر الذي في ضمنه و مثال الدلالة بالالتزام
 كالانسان اذا دل على قابل العلم و صفة الكتابة
 واما سميت هذه الدلالة بالالتزام لان اللفظ لا يدل
 على كل امر خارج عنه بل يدل على المحتاج اللازم لفي
 الذين واما قيد قوله على ما يلزمه بقوله في الذين لان الملازمة
 الخارجية لو جعلت شرطاً لم تحقق دلالة الالتزام ام بدونه
 لا تتحقق تحقق المشترط و بدون تحقق الشرط و اللازم باطل
 فكذلك الملازمة لان العدم كما يحكي يدل على الملكة كالمصر
 اي كوطا و كذا في غير هذا الموضع

انما سميت هذه الدلالة سطرًا بقية لان اللفظ موافق
 لتمام ما وضع له وذلك ما خوذ من قولهم طابق
 النسل بالنسل اذا توافقا و مثال الدلالة بالتضمن كالانسان
 اذا دل على احد هما على الحيوان او على
 الناطق واما سميت هذه الدلالة تضمنا لانها
 على الخبر الذي في ضمنه و مثال الدلالة بالالتزام
 كالانسان اذا دل على قابل العلم و صفة الكتابة
 واما سميت هذه الدلالة بالالتزام لان اللفظ لا يدل
 على كل امر خارج عنه بل يدل على المحتاج اللازم لفي
 الذين واما قيد قوله على ما يلزمه بقوله في الذين لان الملازمة
 الخارجية لو جعلت شرطاً لم تحقق دلالة الالتزام ام بدونه
 لا تتحقق تحقق المشترط و بدون تحقق الشرط و اللازم باطل
 فكذلك الملازمة لان العدم كما يحكي يدل على الملكة كالمصر
 اي كوطا و كذا في غير هذا الموضع

انما سميت هذه الدلالة سطرًا بقية لان اللفظ موافق
 لتمام ما وضع له وذلك ما خوذ من قولهم طابق
 النسل بالنسل اذا توافقا و مثال الدلالة بالتضمن كالانسان
 اذا دل على احد هما على الحيوان او على
 الناطق واما سميت هذه الدلالة تضمنا لانها
 على الخبر الذي في ضمنه و مثال الدلالة بالالتزام
 كالانسان اذا دل على قابل العلم و صفة الكتابة
 واما سميت هذه الدلالة بالالتزام لان اللفظ لا يدل
 على كل امر خارج عنه بل يدل على المحتاج اللازم لفي
 الذين واما قيد قوله على ما يلزمه بقوله في الذين لان الملازمة
 الخارجية لو جعلت شرطاً لم تحقق دلالة الالتزام ام بدونه
 لا تتحقق تحقق المشترط و بدون تحقق الشرط و اللازم باطل
 فكذلك الملازمة لان العدم كما يحكي يدل على الملكة كالمصر
 اي كوطا و كذا في غير هذا الموضع

[illegible][illegible]

اما ان يكون داخل في تحت حقيقة جزئياته اولاً فيكون كان
 كان داخل في تحت حقيقة جزئياته فهو ذاتي كالحیوان
 بالنسبة الى الانسان فانه تمام حقيقة زيد وعمره و بکرو
 الحيوان داخل فيه لكونه مرکباً من الحيوان والناطق
 وكذا بالنسبة الى الفرس وان لم يكن داخل في حقيقة
 جزئياته بل كان خارجاً عن تلك الحقيقة فهو عرضي
 كالضاحك بالنسبة الى الانسان فانه عرضي لم يدخل
 في حقيقة زيد وعمره و بکرو بل في الانسان مامر
 من انه مركب من الحيوان والناطق فقط فتعين
 انه خارج عنه وعلى هذا لا يكون نفس الماهية ذاتية
 بل تكون من العرضيات لانها تخالف الذات
 بذلك التفسير وكل ما يخالفه فهو عرضي وقد يقال لئلا
 ما ليس بصرى اى ليس تجارح في تكون نفس الماهية ذاتية

٩
 اما ان يكون داخل في تحت حقيقة جزئية فاذن كان الحيوان
 كان داخل في تحت حقيقة جزئية فاذن كان الحيوان
 بالنسبة الى الانسان فانه تمام حقيقة زيد وعمرو و بكون
 الحيوان داخل فيه لكونه مركبا من الحيوان والناطق
 وكذا بالنسبة الى الفرس وان لم يكن داخل في حقيقة
 جزئية بل كان خارجا عن تلك الحقيقة فهو عرضي
 كالضاحك بالنسبة الى الانسان فانه عرضي لم يدخل
 في حقيقة زيد وعمرو وكما هلست بي الانسان مامر
 من انه مركب من الحيوان والناطق فقط فتعين
 انه خارج عنه وعلى هذا لا يكون نفس الماهية ذاتية
 بل تكون من العرضيات لانها تحت الف الذات
 بذلك التفسير وكل ما يخالفه فهو عرضي وقد يقال لذل
 ما ليس بعرضي اى ليس تجاريج في تكون نفس الماهية

منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال
منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال

الا يقال ان الذاتي هو المنسب الى الذات فلا يجوز ان
يكون الماهية ذاتية والا لزم انتساب الشيء الى نفسه و
هو محال لا نقول هذه التسمية اي تسمية الماهية ذاتية
ليست بغوية حتى يلزم ذلك المحذور بل انما هي اصطلاحية
فلا يراد ذلك قال الذاتي اما مقول في جواب ما هو بحسب
الشركة المختصة كالحيوان بالنسبة الى الانسان والفرد
وهو الجنس ويرسم بانه كل مقول على كثيرين محققين
بالحقاق في جواب ما هو فالاذا نسأله اما مقول في جواب ما
هو بحسب الشركة والخصوصية معا كالانسان بالنسبة الى
عمرو وزيد وهو النوع ويرسم بانه كل مقول على كثيرين محققين
دون الحقيقة في جواب ما هو اما مقول في جواب ما هو بل
هو مقول في جواب اي شيء هو في ذاته وهو الذي يميز الشيء عما يشبهه
في الجنس كالناطق بالنسبة الى الانسان وهو الفصل ويرسم

منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال
منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال
منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال

منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال
منه الغنى الى الفقر
على ان لا يثبت
ان يكون في سائر احوال
على الصفة التي هي في
ان يكون في سائر احوال

بانه كلي يقال على الشئ في جواب اي شئ هو في ذاته
اقول هذا شرح في بيان اكليات الخمس اعلم ان
الذاتي اما جنس او نوع او فصل لانه ان كان مقولا في جواب ما
هو بحسب الشئ كما ان الحصة اي لا بالخصوصية اصلا فهو لجنس
كالحيوان بالنسبة الى الانسان والفرس فانه اذا سئل
عن الانسان والفرس بما هما كان الجواب حيوانا معهما لانه
تمام ماهية مشتركة بينهما وان سئل عن كل واحد من الانسان
والفرس بالانفراد لم يصح ان يقع جوابا عن كل واحد منهما
لانه ليس تمام ماهية كل واحد منهما الا انك اذا افردت الانسان
باسوال فتقول الانسان ما هو فاجابه حيوان ما هو فاجابه
وكذا اذا افردت الفرس بالسوال فاجابه حيوان الصالح كونه تمام ماهية
ويعبر الجنبين كلي قول على كثيرين مختلفين بالحقاق في جواب ما هو قولنا
فانما قولنا في ذاته لانه لا يخفى قوله قول جنس تناول لجزئيات واكلية الخمس

بانه كلي يقال على الشئ في جواب اي شئ هو في ذاته
اقول هذا شرح في بيان اكليات الخمس اعلم ان
الذاتي اما جنس او نوع او فصل لانه ان كان مقولا في جواب ما
هو بحسب الشئ كما ان الحصة اي لا بالخصوصية اصلا فهو لجنس
كالحيوان بالنسبة الى الانسان والفرس فانه اذا سئل
عن الانسان والفرس بما هما كان الجواب حيوانا معهما لانه
تمام ماهية مشتركة بينهما وان سئل عن كل واحد من الانسان
والفرس بالانفراد لم يصح ان يقع جوابا عن كل واحد منهما
لانه ليس تمام ماهية كل واحد منهما الا انك اذا افردت الانسان
باسوال فتقول الانسان ما هو فاجابه حيوان ما هو فاجابه
وكذا اذا افردت الفرس بالسوال فاجابه حيوان الصالح كونه تمام ماهية
ويعبر الجنبين كلي قول على كثيرين مختلفين بالحقاق في جواب ما هو قولنا
فانما قولنا في ذاته لانه لا يخفى قوله قول جنس تناول لجزئيات واكلية الخمس

بانه كلي يقال على الشئ في جواب اي شئ هو في ذاته
اقول هذا شرح في بيان اكليات الخمس اعلم ان
الذاتي اما جنس او نوع او فصل لانه ان كان مقولا في جواب ما
هو بحسب الشئ كما ان الحصة اي لا بالخصوصية اصلا فهو لجنس
كالحيوان بالنسبة الى الانسان والفرس فانه اذا سئل
عن الانسان والفرس بما هما كان الجواب حيوانا معهما لانه
تمام ماهية مشتركة بينهما وان سئل عن كل واحد من الانسان
والفرس بالانفراد لم يصح ان يقع جوابا عن كل واحد منهما
لانه ليس تمام ماهية كل واحد منهما الا انك اذا افردت الانسان
باسوال فتقول الانسان ما هو فاجابه حيوان ما هو فاجابه
وكذا اذا افردت الفرس بالسوال فاجابه حيوان الصالح كونه تمام ماهية
ويعبر الجنبين كلي قول على كثيرين مختلفين بالحقاق في جواب ما هو قولنا
فانما قولنا في ذاته لانه لا يخفى قوله قول جنس تناول لجزئيات واكلية الخمس

شامل لكل واحد من جنس واحد وقوله على كثيرين يخرج من الجنس لان
 وقوله مختلفين بالعدد دون الحقيقة يخرج من الجنس لان
 النوع انما هو مقول على كثيرين متفقين بالحقيقة ومختلفين
 بالعدد واي عوارض وتخصصات بخلاف الجنس فانه
 مقول على كثير من مختلفين بالعدد^{بالعدد} بالحقائق والعدد وانما يقال
 مختلفين بالعدد لكون افرادهم مختلفة بالعوارض والتخصصات
 وقوله في جواب ما هو يخرج النشئة الباقية المذكورة وان
 كان الثاني غير مقول في جواب ما هو بل هو مقول في
 جواب اشئ شي في ذاته ويشترط في المقول في جواب
 اشئ شي هو ذاته الذي يسميه اشئ عما يشترك في الجنس كالناطق
 بالنسبة الى الانسان فهو الفصيل ولو قال في اشئ شي
 او في الوجود ايضا كان اشئ شي محل فصول لما يسميه
 المركبة من اشئ شي متساويين او ما يرتساويات العلم والان
 فخرج من مشادة على ما هو على كل واحد من هذه النشئات المذكورة ثم وجد ان كل واحد من

شامل لكل واحد من جنس على كثيرين يخرج الجحري
وقوله مختلفين بالعدد دون الحقيقة يخرج الجنس لان
النوع انما هو مقول على كثيرين متفقين بالحقيقة ومختلفين
بالعد و اي نحو بعض وتخصصات بخلاف الجنس فانه
مقول على كثيرين مختلفين بالحقاق والعدد و ما نقل
مختلفين بالعدد لكون افراده مختلفة بالعوارض والصفات
وقوله في جواب ما هو يخرج النسخة الباقية المذكورة وان
كان الذاتي غير مقول في جواب ما هو بل هو مقول في
جواب اعمى يوجب ذاته ويثبته اعني المقول في جواب
اي شيء هو ذاته الذي يسمى اشئ عايشا شارك في الجنس كالناطق
بالنسبة الى الانسان فهو الفصل ولو قال في التخصيص
او في الوجود ايضا كان اشئ كثيرا خصل فصول لما سئله
المركب من امرين متساويين وامر متساويات اللهم الا ان
يقول في نسخة اخرى ان كل واحد من فصلين او اكثر منه جزء كصاحب

طوبى لمن لم يزل يذبح
 ذبيحة التوب المداومة

الحقیقہ میں اس کی پوری تحقیق ہو

فصلی حج و عمرہ کی باتیں

فصل اول از ترکیب المان

عبدالحق خان
مفتی محمد رفیع الرحمن
علیہ السلام
امام احمد

عندہم مستندہ

مسلم بن الحجاج
بن القتيبة بن القتيبة بن القتيبة
بن القتيبة بن القتيبة بن القتيبة

...

يقال اكتفى بالجنس بناءً على بطلان تركيب الماهية عن
امر من متساو من او امور متساويات وتعاقل ان يقول
ثعلبي هذا كان اللازم عليه ان لا يذكر الجنس في تعريف
الفصل لانه حينئذ لا طائل تحت ذكر الجنس في تعريف
الفصل اصلاً لانه لا يغير شيئا من الشمول والاحتراز
ذكره لغو اقلنا ذكر الجنس هنا ليدل على المقصود بالكتابة
ولذلك اوردوا لفظ الجنس في التعريف وذلك اعني ليميز
الشيء عما يشابهه في الجنس كالنار طين بالنسبة الى الانسان فانه
يميز الانسان عما يشابهه في الجنس اعني الحيوان كالنمل
والبغل والبق وغيره لانه اذا سئل عن الانسان باي شيء
هو في ذاته كان الجواب انه ناطق لان السؤال باي شيء
هو في ذاته انما يطلب به ما يميز الشيء عن غيره وكل ما يميز
الشيء عن غيره يصلح للجواب فالناطق يميز الانسان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳
 ۱۶۳۴
 ۱۶۳۵
 ۱۶۳۶
 ۱۶۳۷
 ۱۶۳۸
 ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰
 ۱۶۴۱
 ۱۶۴۲
 ۱۶۴۳
 ۱۶۴۴
 ۱۶۴۵
 ۱۶۴۶
 ۱۶۴۷

[illegible]

وعلیٰ ہر ایک یونان و کربا الخیرہ

منه كافيه اى بالمشيه فالكلمه
بالفصول ففهم

الافصول الذوات

فان لم يكن كذلك فليكن

وَقَدْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَخْلُفُ فِي الْبَيْتِ

ما هذا الذي نرى هنا؟

لوی محمد صادق

1

لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن

لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن

بمعنى غير فيصيح ان يكون جوابا ويرسم الفصل بانه كذا
يقال على الشيء في جواب الشيء هو في ذاته قوله كذا
وقوله يقال على الشيء جنس شامل لكليات الجنس وقوله في جواب
اي شئ هو يخرج النوع والجنس والعرض العام اما الجنس و
النوع فهو خاصا لهما مقولان في جواب ما هو لاني جوابي
شئ واما العرض العام فلا يقال في الجواب اصلا وقوله هو
في ذاته اي في جوهره يخرج الخاصة لانا وان كانت تميز الشيء لكن
لاني جوهره وذاته بل في عرضه قال واما العرضي فاما ان يتنوع
انفكاكه عن الماهية وهو العرض اللازم اولاه متنوع انفكاكه وهو
العرض المتعارف وكل واحد منهما اما ان يختص بحقيقة واحدة وهو
الخاصة كالضاحك بالقوة او الفعل للانسان وترسم بانها كلية
تقال على ما تحت حقيقة واحدة فقط قولاً عرضياً واما ان يعبر عنها
فوق واحدة وهو العرض العام كالنفس بالقوة او الفعل للانسان

لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن

لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن
لغة قول الحق في المتن
ان يكون كذا في المتن

يُخرج النوع والفعل الإنما قولان على ما تحت حقيقة واحدة
قولاً ذاتياً لا عرضياً وإن لم ينتفص كل واحد من اللازم و
المفارق بحقيقة واحدة بل يعم حقائق فوق واحدة فهو العرض
العام كما ينتفص بالقوة والفعل للإنسان وغيره من
الحيوانات فإن استنتفص بالقوة عرض لازم غير منفك
عن ماهية الإنسان وغيره من الحيوانات غير مختص بحقيقة
واحدة واستنتفص بالفعل عرض مفارق ينفك عن ماهيتها
غير مختص بماهية واحدة ويرسم العرض العام
بالله كما يقال على ما تحت حقائق مختلفة قولاً عرضياً
قوله كل زائد كما هو وقوله يقال جنس شامل للكليات
وقوله على ما تحت حقائق مختلفة يُخرج النوع والفعل
والخاصة لأننا لا نقال إلا على ما تحت حقيقة واحدة
وقوله قولاً عرضياً يُخرج الجنس لأنه قول ذاتي لا عرضي

ضحاک بالطبع اقول لعلم علی نوین آحادها اقول
الشارح والاخره لجهته انه ان كان تصور ائع عدم اعتبار الحكم
فيه موصلا الى المطلوب التصوري فهو القول الشارح وان
كان تصورا ائع اعتبار الحكم فيه موصلا الى المطلوب تصدق
فهو الوجه واذ عرفت هذا فنقول من تلك الاصطلاحات التي
التي كثر في قول الشارح وهو التعريف اعم من ان يكون حد
او رسا او كقول دال على ما يسمي ائشي فقولنا ان جنس
الحمد والرسم فقولنا على ما يسمي ائشي يخرج الرسم كما ينبغي هذا هو
تعريف الحد فقولنا لم يجر تعريفه لئلا يلزم التسلسل قلنا لا نسلم
لزوم التسلسل لان حد الحد نفس الحد كما ان وجود الوجود
نفس الوجود والحد تقسيم الى قسمين تام وناقص والحد التام
هو الذي يتكبر من جنس ائشي وفصله القيزين كالخير ان انطلق
بالنسبة الى الانسان فاما ان قلت ما الانسان فقولنا الحيوان العلق

هذا هو الوجه واذ عرفت هذا فنقول من تلك الاصطلاحات التي كثر في قول الشارح وهو التعريف اعم من ان يكون حد او رسا او كقول دال على ما يسمي ائشي فقولنا ان جنس الحمد والرسم فقولنا على ما يسمي ائشي يخرج الرسم كما ينبغي هذا هو تعريف الحد فقولنا لم يجر تعريفه لئلا يلزم التسلسل قلنا لا نسلم لزوم التسلسل لان حد الحد نفس الحد كما ان وجود الوجود نفس الوجود والحد تقسيم الى قسمين تام وناقص والحد التام هو الذي يتكبر من جنس ائشي وفصله القيزين كالخير ان انطلق بالنسبة الى الانسان فاما ان قلت ما الانسان فقولنا الحيوان العلق

هذا هو الوجه واذ عرفت هذا فنقول من تلك الاصطلاحات التي كثر في قول الشارح وهو التعريف اعم من ان يكون حد او رسا او كقول دال على ما يسمي ائشي فقولنا ان جنس الحمد والرسم فقولنا على ما يسمي ائشي يخرج الرسم كما ينبغي هذا هو تعريف الحد فقولنا لم يجر تعريفه لئلا يلزم التسلسل قلنا لا نسلم لزوم التسلسل لان حد الحد نفس الحد كما ان وجود الوجود نفس الوجود والحد تقسيم الى قسمين تام وناقص والحد التام هو الذي يتكبر من جنس ائشي وفصله القيزين كالخير ان انطلق بالنسبة الى الانسان فاما ان قلت ما الانسان فقولنا الحيوان العلق

من الدفن بالحمام
والفصل الرابع عشر
في تعريف الحيوان
فان الحيوان
هو الذي له
الحياة والنبوة
والنفس والارادة
والقدرة على
الحرية والاختيار
والقدرة على
التفكير والتمييز
والقدرة على
العلم والادراك
والقدرة على
العمل والخلق
والقدرة على
التنقل والسير
والقدرة على
الاستمرار في الحياة
والقدرة على
التكاثر والزيادة
والقدرة على
التكيف مع البيئة
والقدرة على
الاستجابة للمحفزات
والقدرة على
التعلم والتذكر
والقدرة على
التواصل والتفاعل
والقدرة على
التعبير عن المشاعر
والقدرة على
التفكير في المستقبل
والقدرة على
التخطيط للمستقبل
والقدرة على
العمل الجماعي
والقدرة على
التعاون والتضامن
والقدرة على
القيادة والتوجيه
والقدرة على
الابتكار والاختراع
والقدرة على
التحسين والتطوير
والقدرة على
التكيف مع التغيرات
والقدرة على
الاستمرار في الوجود
والقدرة على
الاستجابة للتحديات
والقدرة على
التغلب على الصعوبات
والقدرة على
الاستمرار في النمو
والقدرة على
التكيف مع الظروف
والقدرة على
الاستجابة للمتغيرات
والقدرة على
التغلب على العقبات
والقدرة على
الاستمرار في التقدم
والقدرة على
التكيف مع العصر
والقدرة على
الاستجابة للتحديات
والقدرة على
التغلب على الصعوبات
والقدرة على
الاستمرار في النمو
والقدرة على
التكيف مع الظروف
والقدرة على
الاستجابة للمتغيرات
والقدرة على
التغلب على العقبات
والقدرة على
الاستمرار في التقدم
والقدرة على
التكيف مع العصر

جعلتها الاكل واحد منها بحقيقة واحدة كقولنا في تعريف الانسان
انما هو على قيد عريض الاظفار باوى البشره مستقيم القفا
صحاك بالطبع فان جملة هذه الامور العرضية مختصة بالانسان
الاخر بخلاف كل واحد منها الوجود بعض منها فخر وايضا اماكونه
سماخا من ان الخاصية اللازمة من انما الشئ فيكون تعريفها بالاش
الذي هو الرسم واماكونه ناقصا فعدم ذكر بعض اجزاء الرسم
تمام فيه حتى تحقق المشابهية فيه وبين الحد ناقص كتحققها بين
الرسم التام والحد التام قال القضايا القضية قل
يصح ان يقال لقائله انه صادق فيه او كاذب فيه
وسمى جملة كقولنا زيد كاتب وامام شريعة
متصلة كقولنا ان كانت الشمس طالعة
فالنهار موجود وامام شريعة منفصلة كقولنا
العدد اثنان يكون زوجا او فردا

المشخص
على كل واحد من
الاشياء
التي هي
موضوع
القضية
فان
كانت
الاشياء
مختلفة
فكانت
القضية
مختلفة
وكانت
الاشياء
متساوية
فكانت
القضية
متساوية
وكانت
الاشياء
مختلفة
فكانت
القضية
مختلفة
وكانت
الاشياء
متساوية
فكانت
القضية
متساوية

كل انسان كاتب ولا شيء من الانسان بكاتب واما جارية سرور
فكقولنا بعض الانسان كاتب وبعض الانسان ليس بكاتب واما
ان لا يكون لك تسمى محله كقولنا الانسان كاتب الانسان ليس
بكاتب قول ان كل واحدة من القضية الموجبة والسالبة اما ان تكون
مقصودة او محصورة سوار كانت كلية او جزئية او محلة لانسان
كان الموضوع في القضية شخصا معينا جزئيا فالقضية مقصورة كما
ذكرنا في مثال الموجبة والسالبة نحو زيد كاتب وزيد ليس بكاتب تسميتها
مقصودة فخصوص موضوعها وقد يقال اما شخصية لكون موضوعها
شخصا معينا جزئيا وان لم يكن موضوعها اي موضوع القضية
شخصا معينا جزئيا لكون غير معين كذا فان يمين فيا كية افراد الموضوع
من الكلية الجزئية فالقضية محصورة وسورة اكونا محصورة فافراد
موضوعها وكونها سورة فلا تالما على السور الذي هو اللفظ الدال على
كية افراد الموضوع حاصر اما محيطها و اسور ونحو من سور اللفظ

الحكميات

ان كل واحد من
الاشياء
التي هي
موضوع
القضية
فان
كانت
الاشياء
مختلفة
فكانت
القضية
مختلفة
وكانت
الاشياء
متساوية
فكانت
القضية
متساوية
وكانت
الاشياء
مختلفة
فكانت
القضية
مختلفة
وكانت
الاشياء
متساوية
فكانت
القضية
متساوية

ان كل واحد من
الاشياء
التي هي
موضوع
القضية
فان
كانت
الاشياء
مختلفة
فكانت
القضية
مختلفة
وكانت
الاشياء
متساوية
فكانت
القضية
متساوية
وكانت
الاشياء
مختلفة
فكانت
القضية
مختلفة
وكانت
الاشياء
متساوية
فكانت
القضية
متساوية

انما هو اما المعلولية فكل قولنا كان انما هو موجودا فاشترط على القصة فلو كان
 انما هو معلول الطلوع اشترط انما التضاف فكل قولنا ان كان زيد
 ابابكر فكل قولنا ان كان صدق الثاني في المتصلة على تقدير
 وقوع صدق المقدم لا العلاقة المذكورة بل على سبيل الاتفاق فالقضية
 متصلة انتقائية فكل قولنا ان كان الانسان ناطقا فالحمار ناطق فانه لا
 علاقة بين ناطقية الانسان وناطقية الحمار حتى يجوز الفصل بينهما فلو كانت
 الانسان ناطقية الحمار باقوا في الطلوع على سبيل الصدق بينهما
 انما هو اما اشترطية المتصلة فتقسم على ثلاثة اقسام حقيقة ومانعة والمجموع
 مانعة فكل قولنا ان حكمه في الناس في بين جزائيا في الصدق والافق
 معا فالقضية متصلة حقيقة فكل قولنا اعدوا المخرج او فخر فانه حكم
 هذه القضية باسناد اجتماع المخرج والفرد على حدود واحد وباجتماع اقسامها
 حتمية وانما سميت حقيقة لان الثاني بين جزائيا لا اشترط في الثاني بين
 جزائين في الثاني لا اشترط لان الاول لا اشترط في الثاني في الصدق والافق

التصديقا
 على قولنا ان كان زيد ناطقا فالحمار ناطق فانه لا
 علاقة بين ناطقية الانسان وناطقية الحمار حتى يجوز الفصل بينهما

انما هو اما اشترطية المتصلة فتقسم على ثلاثة اقسام حقيقة ومانعة والمجموع
 مانعة فكل قولنا ان حكمه في الناس في بين جزائيا في الصدق والافق
 معا فالقضية متصلة حقيقة فكل قولنا اعدوا المخرج او فخر فانه حكم
 هذه القضية باسناد اجتماع المخرج والفرد على حدود واحد وباجتماع اقسامها
 حتمية وانما سميت حقيقة لان الثاني بين جزائيا لا اشترط في الثاني بين
 جزائين في الثاني لا اشترط لان الاول لا اشترط في الثاني في الصدق والافق

حقيقة الانفصال ان حكم في القضية بالتساوي بين الجزئيين في الصدق فقط
 فالقضية منفصلة بمانعة اجمع كقولنا هذه الاشياء اما شجرة او جفانه حكم في هذه
 القضية بالتساوي بين الشجرة والحجر في الصدق فقط لان الكذب لجواز ان
 يكون الشيء الواحد لا شجرة ولا حجر او ما سميت به مانعة اجمع لا اشتراكا على
 منع اجمع بين الجزئين في الصدق وان حكم في القضية بالتساوي بين الجزئين
 في الكذب فقط اي لاني الصدق فالقضية مانعة ان تكون كقولنا هذه الاشياء
 يكون في الشجرة والمان لا يعزق فانه حكم في هذه القضية بالتساوي بين ان
 لا يكون في الشجرة ولا في الحجر ولا في العزق لان ان يكون في الشجرة ولا في العزق لجواز
 ان يكون في الشجرة ولا في الحجر ولا في العزق وانما سميت هذه القضية مانعة ان تكون
 على منع الكون بين الجزئين في الكذب قال وقد يكون المنفصلات ذات اجزاء
 كقولنا العدد اربعة اذ لو ناقص او مساو اقوال المنفصلات المذكورة تتركب
 كل واحدة منها من جزئين غالبا لماند في تتركب عن اكثر من جزئين اما
 المنفصلة الحقيقية فكقولنا العدد اربعة اذ لو ناقص او مساو فانه حكم

المنفصلات

الحقيقة الانفصال ان حكم في القضية بالتساوي بين الجزئيين في الصدق فقط
 فالقضية منفصلة بمانعة اجمع كقولنا هذه الاشياء اما شجرة او جفانه حكم في هذه
 القضية بالتساوي بين الشجرة والحجر في الصدق فقط لان الكذب لجواز ان
 يكون الشيء الواحد لا شجرة ولا حجر او ما سميت به مانعة اجمع لا اشتراكا على
 منع اجمع بين الجزئين في الصدق وان حكم في القضية بالتساوي بين الجزئين
 في الكذب فقط اي لاني الصدق فالقضية مانعة ان تكون كقولنا هذه الاشياء
 يكون في الشجرة والمان لا يعزق فانه حكم في هذه القضية بالتساوي بين ان
 لا يكون في الشجرة ولا في الحجر ولا في العزق لان ان يكون في الشجرة ولا في العزق لجواز
 ان يكون في الشجرة ولا في الحجر ولا في العزق وانما سميت هذه القضية مانعة ان تكون
 على منع الكون بين الجزئين في الكذب قال وقد يكون المنفصلات ذات اجزاء
 كقولنا العدد اربعة اذ لو ناقص او مساو اقوال المنفصلات المذكورة تتركب
 كل واحدة منها من جزئين غالبا لماند في تتركب عن اكثر من جزئين اما
 المنفصلة الحقيقية فكقولنا العدد اربعة اذ لو ناقص او مساو فانه حكم

الحقيقة الانفصال ان حكم في القضية بالتساوي بين الجزئيين في الصدق فقط
 فالقضية منفصلة بمانعة اجمع كقولنا هذه الاشياء اما شجرة او جفانه حكم في هذه
 القضية بالتساوي بين الشجرة والحجر في الصدق فقط لان الكذب لجواز ان
 يكون الشيء الواحد لا شجرة ولا حجر او ما سميت به مانعة اجمع لا اشتراكا على
 منع اجمع بين الجزئين في الصدق وان حكم في القضية بالتساوي بين الجزئين
 في الكذب فقط اي لاني الصدق فالقضية مانعة ان تكون كقولنا هذه الاشياء
 يكون في الشجرة والمان لا يعزق فانه حكم في هذه القضية بالتساوي بين ان
 لا يكون في الشجرة ولا في الحجر ولا في العزق لان ان يكون في الشجرة ولا في العزق لجواز
 ان يكون في الشجرة ولا في الحجر ولا في العزق وانما سميت هذه القضية مانعة ان تكون
 على منع الكون بين الجزئين في الكذب قال وقد يكون المنفصلات ذات اجزاء
 كقولنا العدد اربعة اذ لو ناقص او مساو اقوال المنفصلات المذكورة تتركب
 كل واحدة منها من جزئين غالبا لماند في تتركب عن اكثر من جزئين اما
 المنفصلة الحقيقية فكقولنا العدد اربعة اذ لو ناقص او مساو فانه حكم

[illegible]

فيما بان هذا المجموع لا يجمع على عدد واحد ولا يخلو العدد عن اثناس
 منها وفيه نظر لان عين احد اجزاء الحقيقة يستلزم نقيض
 الاخر لا امتناع الجمع والعكس لا امتناع الخلو فلو تركب الحقيقة
 من ثلثة اجزاء فصاعدا يلزم جواز الجمع والخلو وهذا خلف لانه
 في المثال المذكور وهو قولنا العدد اما زائد اوما نقص او
 مساو يلزم ان يستلزم كونه زائدا او كونه غير ناقص يستلزم
 كونه غير ناقص كونه مساويا وينتج من هذا ان يستلزم
 كونه زائدا او كونه مساويا وقد كان بينهما منع الجمع لكون المنفصلة
 حقيقية هذا خلف وايضا يلزم ان يستلزم كونه
 غير زائد كونه ناقصا ويستلزم كونه ناقصا كونه غير
 مساو فينتج من هذا ان يستلزم كونه غير زائد كونه غير
 مساو وقد كان بينهما منع الخلو ايضا لكون المنفصلة حقيقية
 هذا خلف بل الحق ان الحقيقة قد تتركب من حلية

[illegible][illegible]

[illegible]

متفصلة كقولنا العدد امان يكون مساويا لذك العدد
ايمت تمام حية اخرى بل في عينه كالحكمة
او زائد عليه او ناقصا عنه والجزء الثاني اعني قوله او زائد
عليه او ناقصا عنه منفصلة والجزء الاول حلية واصلة بهذا
العدد امان يكون مساويا لذك العدد او غير مساو له
لكن اذا لم يكن مساويا له كان زائدا عليه او ناقصا عنه
فلما كانت هذه المنفصلة في قوة تلك الحلية اقيمت مقامها
الفاصلة بانها العدد الغير المتساوي زائدا او ناقصا
فيظن منها مركبة من ثلاثة اجزاء ولكنها بالحققة مركبة من
الحلية والمنفصلة كما عرفت فلا تتركب الحقيقة الا من
التي هي حلية
وكذا نفعه انخلو بخلاف النفع الجمع فانما قد تتركب من ثلاثة
اجزاء فصاعدا وليا نما طول لا يلحق بهذا المختصر فليطلب في
المطولات قال المتناقص وهو اختلاف التقضيتين بالايجاب
والسلب بحيث يقتضي لذاته ان تكون احداهما صادقة والاخر
كاذبة كقولنا ذيك كاتب وزيد ليس بكاتب اقول من الاصطلاحات

[illegible]

~~44~~

۳۳
 بقولہ لائیت وکس الاخلاق
 بل بوابہ سے یہ صحیح ثابت ہو
 لازمہا کہ

مطلب: قولا بل باسفة و تملك الواسعة اما هي كون الشئية

[illegible]

سائیکو پیکو
بنا بنیاد و اما کون الی الثانی
فیض الایسا و اما الاصلی فان بنیاد
مطلق و زبانی بنیاد
ان سسایا

فان قلت
والكل والجميع
تحت دعة المصير
والساعة

ليقتضي صدق احدهما كذب الاخرى لكن الالذات ذلك لا اختلاوك
زيد انسان فزيد ليس بناطق فان الاختلاف بين ^{ما بين} القضييتين
انما يقتضي ان يكون احدهما صادقة والاخرى كاذبة لكن الالذات
بل ^{لها} بواسطة ان قولنا زيد ليس بناطق في قوة قولنا زيد ليس بانسان
اولان قولنا زيد انسان في قوة قولنا زيد ناطق فيكون لكل بواسطة
الالذات قال لا يتحقق ذلك في المخصوصتين الا بعد اتفاقهما في الموضوع
والحمول والزمان والمكان والاضافة والقوة وفعل الجزء والكل والشرط
ونقيض الموجبة الكلية انما هي السالبة الجزئية كقولنا كل انسان حيوان وبعض
الانسان ليس حيوان فنقيض السالبة الكلية انما هي الموجبة الجزئية كقولنا
لا شيء من الانسان حيوان فبعض الانسان حيوان اقول القضيعة اللتان
تقع التناقض لخلو من ان يكونا اختصاصيتين ومخصوصتين وبعينتين فان كانتا
مخصوصتين فلا يتحقق التناقض بينهما الا بعد اتفاقهما في ثنائي وحدتهما
الاولى وحده الموضوع لانهما لو اختلفتا في بدها لوحده لم تكنا قضيتا

[illegible][illegible]

لأن قولنا ما هو الموجب لكونه
فمنه ان شئ من السالبة الموجبة
الكلية ينفى الموجبة الكلية
مجردا واما قوله على المحصور
في القاعدة الاولى في قوله نفى
الموجبة الكلية انما هي السالبة
الكلية فان نفى الموجبة الكلية
من المحصور هو ما في قوله
بازدات كل محصورا

كونه ليس بمفروق للبصري بشرط كونه اسود واذ عرفت
هذا فنقول ان القاضين اذا كانت احدهما موجبة كلية ينفى ان تكون
الاخرى سالبة جزئية واذ كانت سالبة كلية ينفى ان تكون الاخرى
موجبة جزئية فنقيض الموجبة الكلية انما هي السالبة الجزئية
كقولنا كل انسان حيوان بعض الانسان ليس بحيوان ونقيض السالبة
الكلية انما هي الموجبة الجزئية كقولنا لا شئ من الانسان بحيوان
وبعض الانسان حيوان ولقبة هذا وكيف سيأتي في المحصورات
واضح ان ايراد المصنف هذا في قوله ونقيض الموجبة الكلية الخ
هو ما ليس في موضعه وانما موضعه بعد تحقيق المحصورات قال
المحصوران لا يتحقق التناقض بينهما الا بعد اختلافا في الكلية والجزئية
لان الكليتين قد تكلفا ان كقولنا كل انسان كاتب لا شئ من الانسان
بكاتب الجزئيتين قد تصدقا كقولنا بعض الانسان كاتب وبعض
الانسان ليس بكاتب اقول ان كانت تنفيان لا يتحققان محصورتين

التصورات السالبة الجزئية
سالبه قولنا ليس الواجب لكونه
بندية باذات وليس يرد
الاعتناء الى التصورات السالبة
بشكله في تحقيق المحصورات
على المحصورات السالبة الكلية
في قوله ونقيض السالبة
الكلية انما هي الموجبة
الجزئية كقولنا لا شئ من
الانسان بحيوان ونقيض
السالبة الكلية انما هي
الموجبة الجزئية كقولنا
بعض الانسان حيوان
ولقبة هذا وكيف سيأتي
في المحصورات قال
المحصوران لا يتحقق
التناقض بينهما الا بعد
اختلافا في الكلية والجزئية
لان الكليتين قد تكلفا
ان كقولنا كل انسان
كاتب لا شئ من الانسان
بكاتب الجزئيتين قد
تصدقان كقولنا بعض
الانسان كاتب وبعض
الانسان ليس بكاتب
اقول ان كانت تنفيان
لا يتحققان محصورتين

ان من البرزخية الحقيقة
كلها من المحصورات
ان لفظ بعض لا يقتضي
الحقيقة ولا المقيد
ففي الاخرى الموجبة
الجزئية لا ينفى
الموجبة الجزئية
الكلية

من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان
 من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان
 من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان

فاما اذا صدق بعض الحيوان الانسان يلزم ان يصدق بعض الانسان
 الحيوان لا يتجه هنا شيئا موصوفا بالحيوان لان الانسان فيكون بعض الحيوان
 انسانا او نقول على تقدير صدق قولنا بعض الحيوان انسان فليس
 ان يصدق بعض الانسان حيوان والا يصدق نقيضه وهو لا
 من الانسان حيوان يلزم عكسه هو لا شيء من الحيوان بانسان قد كان
 الاصل بعض الحيوان انسان هذا خلف ونقسم هذا الامر الى الاصل
 يلزم سلب الشيء عن نفسه كما قال السالبة الكلية تنعكس وكذلك ثبوت
 فانه اذا صدق لاشي من الانسان محجور يصدق لاشي من المحجور بانسان قول
 السالبة الكلية يلزم ان تنعكس سالبة كلية وذلك لى انكاسها الى السالبة الكلية
 بين بنفسه لانه اذا صدق لاشي من المحجور بانسان يلزم ان يصدق لاشي
 من الانسان محجور لا يصدق نقيضه وهو بعض الانسان محجور تنعكس الى
 قولنا بعض المحجور انسان قد كان الا لاشي من المحجور بانسان هذا خلف
 او نضمه الى النقيض وهو بعض الانسان محجور الى الاصل

من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان
 من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان
 من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان

من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان
 من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان
 من الاشياء من لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان لا يشترط ان يكون الانسان يصدق بعض الحيوان

لو سلمنا لزعمهم بكل انسان حمار وقوله لزعم عنها احتراز عن الاستقراء
والتعميل لانها وان سلم مقدماتها لكن لا يلزم منها شيء اخر لا يمكن
في بدلوليها عنها وقوله لذاتها بخبر عن القياس الذي يلزم عنه
بعد تسليم قول اخر الاذ اتبل بواسطة مقدماته اجنبية كما في قياس الساق
وهو ما يتركب من قولين بحيث يكون متعلق بمحمول اولها موضوع الاخر
اسا ولب مساب وجم فان الذين القولين مستزمان ان اساب وجم
لكن لا لذاتها بل بواسطة مقدماته اجنبية وهي ان كل مساب ولسا
الشي مساب ولسا لك الشيء وانما قال من اقوال ولم يقل من مقدمات
لما يلزم الدور لان المقدمات قد عرفوا بانها ما جعلت خبر القياس
فاخذ القياس في تعريفها ولو اخذت هي ايضا في تعريف القياس لزم
الدور قال وهو ما اقرنا في مشاكل جسم مؤلف وكل مؤلف محدث يخرج من كل
جسم محدث مما يشتمل في قولنا ان كانت الشمس طاعة فانها لا يوجد
الشمس طاعة فالتجمل لا يوجد ولكن النور ليس موجودا فشمس ليست باطاعة

لو سلمنا انهم جميعا كل انسان حمار و قولنا لم يزلهم عندهما احترز بغيره الا انما
 و قيل انهم لو كانوا كل واحد منهم حمارا لم يزلهم عندهما احترز بغيره الا انما
 في بدلوا بهما عنهما و قوله لئلا تهما يحترز بغيره القياس الذي يلزم عنه
 بتسليم قول آخر لئلا تزل بواحدة مقدرة اجنبية كما في قياس الساق
 وهو ما يتركب من قولين بحيث يكون متعلق بمحمول او لهما موضوع الاخر قول
 اسما و لفظ سب و لجم فان هذا القول ليس متكررا لان اسما و لجم
 لكن لئلا تهما بل بواحدة مقدرة اجنبية و هي ان كل ساق و ساق
 الشئ مساوية لك الشئ و اما قال من اقوال و لم يقل من مقدرات
 لئلا يلزم الدور لان المقدرة قد عرفنا بانها ما جعلت ^{في} حجر القياس
 فاعند القياس في تعريفها و لو اخذت في ايضا في تعريف القياس ان
 الدور قال هو ما اقرنا في امثال حكم مؤلف لكل مؤلف محدث فيجمل
 حكم محدث و اما في مثالي كقولنا ان كان الشمس طاعة فانها لا وجود لكن
 الشمس طاعة فالتمار وجود لكن النهار ليس وجودا الشمس ليست طاعة

لأنه في كل واحد من هذه الأشكال
موضوع واحد وهو الموضوع
المتوسط بين طرفي المطلوب سواء كان موضوعا أو محمولا أو مقبلا أو تاليا
وقد مرنا لما أتينا بموضوع المطلوب يسمى هذا الأصغر لأنه اخص في
الأغلب والآخر اقل أفراد فيكون صغيرا ومحمول المطلوب يسمى هذا الأكبر
لأنه في الأغلب والأعم أكثر أفراد فيكون أكبر والمقدمة من مقدما
القياس التي فيها الأصغر تسمى بصغرى الاشتمالها على الأصغر فتكون
ذات الأصغر وهذا ليس بالمعنى الصغرى المقدمية التي فيها الأكبر تسمى الكبرى
لأنها على الأكبر فتكون ذات الأكبر وهذا ليس بالمعنى الكبرى التي اقتران بصغرى
بالكبرى في الإيجاب والسلب في الحكمة والهجرتية يسمى قهرية وضربا ولم يذكر
المصنف هذا قال في حياة التاليف من بصغرى والكبرى يسمى شكلا
والاشكال الأربعة ان أحد الاوسط ان كان محمولا في الصغرى وموضوعا
في الكبرى فهو الشكل الأول ان كان مكملا في الشكل الرابع وان كان
موضوعا فيهما فهو الثالث ان كان محمولا فيهما فهو الثاني في هذه الاشكال
الأربعة مذكورة في المنطق اقول الميأة اى صلت من اقتران بصغرى والكبرى

لأنه في كل واحد من هذه الأشكال
موضوع واحد وهو الموضوع
المتوسط بين طرفي المطلوب سواء كان موضوعا أو محمولا أو مقبلا أو تاليا
وقد مرنا لما أتينا بموضوع المطلوب يسمى هذا الأصغر لأنه اخص في
الأغلب والآخر اقل أفراد فيكون صغيرا ومحمول المطلوب يسمى هذا الأكبر
لأنه في الأغلب والأعم أكثر أفراد فيكون أكبر والمقدمة من مقدما
القياس التي فيها الأصغر تسمى بصغرى الاشتمالها على الأصغر فتكون
ذات الأصغر وهذا ليس بالمعنى الصغرى المقدمية التي فيها الأكبر تسمى الكبرى
لأنها على الأكبر فتكون ذات الأكبر وهذا ليس بالمعنى الكبرى التي اقتران بصغرى
بالكبرى في الإيجاب والسلب في الحكمة والهجرتية يسمى قهرية وضربا ولم يذكر
المصنف هذا قال في حياة التاليف من بصغرى والكبرى يسمى شكلا
والاشكال الأربعة ان أحد الاوسط ان كان محمولا في الصغرى وموضوعا
في الكبرى فهو الشكل الأول ان كان مكملا في الشكل الرابع وان كان
موضوعا فيهما فهو الثالث ان كان محمولا فيهما فهو الثاني في هذه الاشكال
الأربعة مذكورة في المنطق اقول الميأة اى صلت من اقتران بصغرى والكبرى

بأنه في كل واحد من هذه الأشكال
موضوع واحد وهو الموضوع
المتوسط بين طرفي المطلوب سواء كان موضوعا أو محمولا أو مقبلا أو تاليا
وقد مرنا لما أتينا بموضوع المطلوب يسمى هذا الأصغر لأنه اخص في
الأغلب والآخر اقل أفراد فيكون صغيرا ومحمول المطلوب يسمى هذا الأكبر
لأنه في الأغلب والأعم أكثر أفراد فيكون أكبر والمقدمة من مقدما
القياس التي فيها الأصغر تسمى بصغرى الاشتمالها على الأصغر فتكون
ذات الأصغر وهذا ليس بالمعنى الصغرى المقدمية التي فيها الأكبر تسمى الكبرى
لأنها على الأكبر فتكون ذات الأكبر وهذا ليس بالمعنى الكبرى التي اقتران بصغرى
بالكبرى في الإيجاب والسلب في الحكمة والهجرتية يسمى قهرية وضربا ولم يذكر
المصنف هذا قال في حياة التاليف من بصغرى والكبرى يسمى شكلا
والاشكال الأربعة ان أحد الاوسط ان كان محمولا في الصغرى وموضوعا
في الكبرى فهو الشكل الأول ان كان مكملا في الشكل الرابع وان كان
موضوعا فيهما فهو الثالث ان كان محمولا فيهما فهو الثاني في هذه الاشكال
الأربعة مذكورة في المنطق اقول الميأة اى صلت من اقتران بصغرى والكبرى

[illegible]

نسمى تلك الأشكال الأربعة لان الحد الأوسط ان كان محتملا
في الصغرى موضوعا في الكبرى فهو الشكل الاول قولنا كل ج ب
وكل ب ا فكل ج ا وان كان بعكس اى ان كان موضوعا في الصغرى
ومحمولا في الكبرى فهو الشكل الرابع فكل ب ج وكل ا ب
فبعض ج ا وان كان الحد الأوسط موضوعا فيهما اى في الصغرى
والكبرى فكل ب ج وكل ب ا فبعض ج ا فهو الشكل الثاني
وان كان محمولا في الصغرى والكبرى فكل ب ج واولا شئى ب و
فلا شئى من ا ب فهو الشكل الثاني فانه بى الاشكال الاربعة المذكورة
في المنطق قال والشكل الرابع منها بعيد عن الطبع جدا بل انه عقل سليم
وطبع مستقيم لا يحتاج الى رد الثاني الى الاول وانما ينتج الثاني عند خطأ
مقدمتيه بالايجاب السلب اقول من هذه الاشكال الاربعة المذكورة
الشكل الرابع وهو بعيد عن الطبع جدا لانه لا يستحصل المطلوب
منه الا بالتعسر وانما يستحصل بالاشكال الباقية

[illegible][illegible]

بالتيسر ومن هذه الباقية ما هو اقرب الى الطبع هو الشكل الاول
والباقي اعني الثاني والثالث والرابع ترتيبا عند الاسترجاع
الاول ومن لطيف سليم وعقل مستقيم لا يحتاج الى رد الشكل
الثاني الى الاول لانه اقرب الباقين اليه لمشاركة اياه في
الصغرى وهي اشرف المقدمتين كما تاملها على موضع علم اطلوا
حيث وقع موضوع المقدمتين في محل الحكم
الذي هو اشرف من المحمول لان المحمول انما يطلب لاجله
وعلم ان الشكل الثاني انما ينتج اذا كانت مقدمتا
اي اصغرى والكبرى في مختلفتين بالاجاب والسلب
اي اذا كانت احداهما موجبة والاخرى سالبة والاكانتا
الاموجبتين والسلبتين وايضا ما كان يخفى الاختلاف في
النتيجة اما اذا كانت اموجبتين فلانه يصح لكل انسان
حيوان وكل ناطق حيوان وانما الحق الايجابى فاذا
بدلت الكبرى بقولنا وكل منسرس حيوان

بالتيسر ومن هذه الباقية ما هو اقرب الى الطبع هو الشكل الاول
والباقي اعني الثاني والثالث والرابع ترتيبا عند الاسترجاع
الاول ومن لطيف سليم وعقل مستقيم لا يحتاج الى رد الشكل
الثاني الى الاول لانه اقرب الباقين اليه لمشاركة اياه في
الصغرى وهي اشرف المقدمتين كما تاملها على موضع علم اطلوا
حيث وقع موضوع المقدمتين في محل الحكم
الذي هو اشرف من المحمول لان المحمول انما يطلب لاجله
وعلم ان الشكل الثاني انما ينتج اذا كانت مقدمتا
اي اصغرى والكبرى في مختلفتين بالاجاب والسلب
اي اذا كانت احداهما موجبة والاخرى سالبة والاكانتا
الاموجبتين والسلبتين وايضا ما كان يخفى الاختلاف في
النتيجة اما اذا كانت اموجبتين فلانه يصح لكل انسان
حيوان وكل ناطق حيوان وانما الحق الايجابى فاذا
بدلت الكبرى بقولنا وكل منسرس حيوان

وهذا هو الشكل الاول وهو اقرب الى الطبع
والباقي اعني الثاني والثالث والرابع ترتيبا عند الاسترجاع
الاول ومن لطيف سليم وعقل مستقيم لا يحتاج الى رد الشكل
الثاني الى الاول لانه اقرب الباقين اليه لمشاركة اياه في
الصغرى وهي اشرف المقدمتين كما تاملها على موضع علم اطلوا
حيث وقع موضوع المقدمتين في محل الحكم
الذي هو اشرف من المحمول لان المحمول انما يطلب لاجله
وعلم ان الشكل الثاني انما ينتج اذا كانت مقدمتا
اي اصغرى والكبرى في مختلفتين بالاجاب والسلب
اي اذا كانت احداهما موجبة والاخرى سالبة والاكانتا
الاموجبتين والسلبتين وايضا ما كان يخفى الاختلاف في
النتيجة اما اذا كانت اموجبتين فلانه يصح لكل انسان
حيوان وكل ناطق حيوان وانما الحق الايجابى فاذا
بدلت الكبرى بقولنا وكل منسرس حيوان

[illegible]

تصدق

[illegible]

[illegible]

على ان يثبت في العقل ان
الامر قد يكون في العقل
او في الخارج او في كليهما
او في غيرهما
فان قيل قد يكون الامر
في العقل او في الخارج
او في كليهما
او في غيرهما
فان قيل قد يكون الامر
في العقل او في الخارج
او في كليهما
او في غيرهما

وهو حقت والراجح وقوله مطابعا للواقع يخرج محمل
الركب فانه وان كان اعتقادا بانه لا يمكن الا ان يكون
كذا لكن ليس مطابعا للواقع في نفس الامر وقوله غير
محتمل الزوال يخرج اعتقاد المعتد لان الاعتقاد
فيلا عن دليل فيمكن والدوام اليقينيات فاقسامها
اوليات وهي ما يحكم العقل فيه بحسب تصور الطرفين
وقسمي بمراتب
كقول الواحد نصف الاثنين في الكل عظم من الجزء
ومنها مشاهدات وهي ما يحكم العقل فيه بالحس سواء كان
من المحاسن الظاهرة او الباطنة كقولنا الشمس حارقة
والشمس شرقة وقولنا ان كذا غضبا وخوفا ومنه
مجربات وهي ما يحتاج العقل في حشدهم الحكم فيه الى تكرار
المشاهدة مرة بعد اخرى كقولنا شرب السموم
مصحل للصفا وهذا الحكم انما يحصل بواسطة المشاهدات

على ان يثبت في العقل ان
الامر قد يكون في العقل
او في الخارج او في كليهما
او في غيرهما
فان قيل قد يكون الامر
في العقل او في الخارج
او في كليهما
او في غيرهما
فان قيل قد يكون الامر
في العقل او في الخارج
او في كليهما
او في غيرهما

على ان يثبت في العقل ان
الامر قد يكون في العقل
او في الخارج او في كليهما
او في غيرهما
فان قيل قد يكون الامر
في العقل او في الخارج
او في كليهما
او في غيرهما
فان قيل قد يكون الامر
في العقل او في الخارج
او في كليهما
او في غيرهما

تحتلقة تنبسط منها النفس نحو الخمر باقوتية ستيالة أو تنقبض نحو
العسل مرة ممتوعة والمغالطة قياس مؤلف من مقدمات كاذبة
شبيهة بالحق أو مقدمات وهمية كاذبة والعدة هو البرهان
اللاغير وليكن هذا آخر الرسالة أقول نحن الاصطلاحات لم نطيق
المذكورة التحول وهو قياس مؤلف من مقدمات مشهورة كالمقدمات
التي ذكرناها في إقينييات والقرض من ترتيبها الزامهم وهو علم
ومنها الخطأ وهو قياس مؤلف من مقدمات مقبولة من شخص
مستفقد فمراطة مشهورة والقرض منها ترغيب الناس فيما يفهم
من أمور عاشرهم كالفصل الخطباء والوقاط ومنها الشعر
وهو قياس مؤلف من مقدمات تنبسط منها النفس
أو تنقبض كما إذا قيل الخمر باقوتية ستيالة انبسطت النفس رغبت
في شربها وإذا قيل العسل مرة ممتوعة انقبضت النفس فمفرغ عن
أكلها ومنها المغالطة وهي قياس مؤلف من مقدمات كاذبة

التصديق

شبهه بتأخر اوباشرة ثا من مقدمات وهمية كاذبة والخطا ما
جزة الصورة اوس جزة احسن اما ما يكون من جهة الصورة فكل قولنا صورة
الفرس المنقوشة على الجدار انها فرس وكل فرس صهل يخرج ان تلك
صهاله واما ما يكون من جهة المعنى فكل قولنا كل انسان فرس فهو انسان وكل
انسان فرس فهو فرس ينتج بعض الانسان فرس اعلم ان ما عليه للاعتقاد
والقول من هذه القياسات انها هو البرهان لكونه كمالا للمقدمات
وكيف يكون هذا اخر ما كتبناه من الاوراق لا يوضح ما في كتابنا اليسا
خاصة الطبع قد مر في القلم من جهة الشرح للمولى القائل ان اثنين جسم الملة والدين
القبول من جهة القول المشهور على القول على من الذي اللوز على التمر الذي لا يرى
بل هو من ثيابنا عجب في قوله من انسان اللوز على انسان المسموع للرد على من
صاح الطبع انهما مية صديق من كجارة الايامية وكان اكثر تلك الجواشي من شجرة
الحكايا والحق المظلم الصادق من شجرة السيد العلامة القضا زاني والعلامة
الرازي في شرح المظلم وما كانت مودع في ذهني القاصر وما اخره في
الوقت فكري الفاضل في قوله كانهما روضه من رياض الجنان البساتين التي تخرج
منبت الذين صيغ للاكلين فان طوبعين يقول فهو نارية المقصود من هذا
وانما العبد المتمسك بحبل رحمة ربي القوي بالقوة على عفا عنه المولى

على قوله بتأخر اوباشرة ثا من مقدمات وهمية كاذبة والخطا ما
جزة الصورة اوس جزة احسن اما ما يكون من جهة الصورة فكل قولنا صورة
الفرس المنقوشة على الجدار انها فرس وكل فرس صهل يخرج ان تلك
صهاله واما ما يكون من جهة المعنى فكل قولنا كل انسان فرس فهو انسان وكل
انسان فرس فهو فرس ينتج بعض الانسان فرس اعلم ان ما عليه للاعتقاد
والقول من هذه القياسات انها هو البرهان لكونه كمالا للمقدمات
وكيف يكون هذا اخر ما كتبناه من الاوراق لا يوضح ما في كتابنا اليسا
خاصة الطبع قد مر في القلم من جهة الشرح للمولى القائل ان اثنين جسم الملة والدين
القبول من جهة القول المشهور على القول على من الذي اللوز على التمر الذي لا يرى
بل هو من ثيابنا عجب في قوله من انسان اللوز على انسان المسموع للرد على من
صاح الطبع انهما مية صديق من كجارة الايامية وكان اكثر تلك الجواشي من شجرة
الحكايا والحق المظلم الصادق من شجرة السيد العلامة القضا زاني والعلامة
الرازي في شرح المظلم وما كانت مودع في ذهني القاصر وما اخره في
الوقت فكري الفاضل في قوله كانهما روضه من رياض الجنان البساتين التي تخرج
منبت الذين صيغ للاكلين فان طوبعين يقول فهو نارية المقصود من هذا
وانما العبد المتمسك بحبل رحمة ربي القوي بالقوة على عفا عنه المولى

الذين تاملوا في هذه المقدمات وهمية كاذبة والخطا ما
جزة الصورة اوس جزة احسن اما ما يكون من جهة الصورة فكل قولنا صورة
الفرس المنقوشة على الجدار انها فرس وكل فرس صهل يخرج ان تلك
صهاله واما ما يكون من جهة المعنى فكل قولنا كل انسان فرس فهو انسان وكل
انسان فرس فهو فرس ينتج بعض الانسان فرس اعلم ان ما عليه للاعتقاد
والقول من هذه القياسات انها هو البرهان لكونه كمالا للمقدمات
وكيف يكون هذا اخر ما كتبناه من الاوراق لا يوضح ما في كتابنا اليسا
خاصة الطبع قد مر في القلم من جهة الشرح للمولى القائل ان اثنين جسم الملة والدين
القبول من جهة القول المشهور على القول على من الذي اللوز على التمر الذي لا يرى
بل هو من ثيابنا عجب في قوله من انسان اللوز على انسان المسموع للرد على من
صاح الطبع انهما مية صديق من كجارة الايامية وكان اكثر تلك الجواشي من شجرة
الحكايا والحق المظلم الصادق من شجرة السيد العلامة القضا زاني والعلامة
الرازي في شرح المظلم وما كانت مودع في ذهني القاصر وما اخره في
الوقت فكري الفاضل في قوله كانهما روضه من رياض الجنان البساتين التي تخرج
منبت الذين صيغ للاكلين فان طوبعين يقول فهو نارية المقصود من هذا
وانما العبد المتمسك بحبل رحمة ربي القوي بالقوة على عفا عنه المولى

این کتاب در بیان انواع ضرب و اثر آنها در بدن است و در هر فصل از آن ضربی که در آن فصل مذکور است
 و اثر آن در بدن را بیان کرده است و در هر فصل از آن ضربی که در آن فصل مذکور است و اثر آن در بدن را بیان کرده است

جدول استخوان عظمیه شانزده گانه و ششون و ساقه از آنها بر خط اول استخوان اول

فائده بدانکه ای ای بود و اقدار تا به دل اشارت بضر بانی است و هر چند سه و بالای آن
 بعد از ضرب شش و حسین و سه و منفرد بضر با خط غیر متوج و حروف زیر پای حد و غیر متوج آن
 ضرب بانی است و آن ایایه نیز کند و هم بجز و ستین بسالیه و کاف بکلیه و جیم بجز نیز

ضرب شانزده گانه در شکل اول

مغزی	مغزی	مغزی	مغزی	مغزی	مغزی
موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س

ضرب شانزده گانه در شکل ثالث

مغزی	مغزی	مغزی	مغزی	مغزی	مغزی
موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س

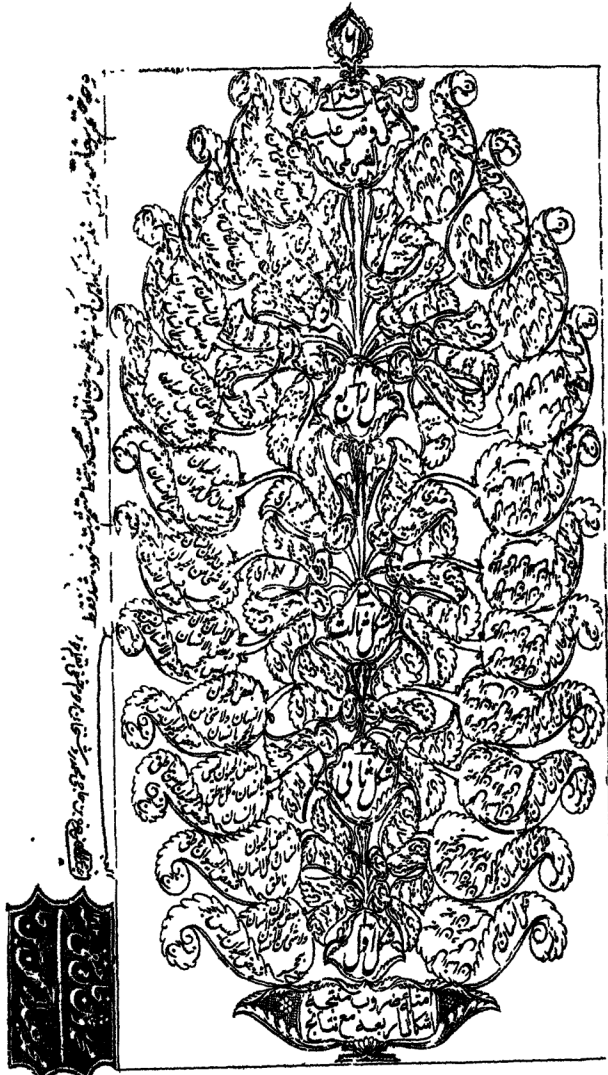
ضرب شانزده گانه در شکل رابع

مغزی	مغزی	مغزی	مغزی	مغزی	مغزی
موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه	موج بکلیه
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س

این کتاب در بیان انواع ضرب و اثر آنها در بدن است و در هر فصل از آن ضربی که در آن فصل مذکور است
 و اثر آن در بدن را بیان کرده است و در هر فصل از آن ضربی که در آن فصل مذکور است و اثر آن در بدن را بیان کرده است



این کتاب در بیان انواع ضرب و اثر آنها در بدن است و در هر فصل از آن ضربی که در آن فصل مذکور است
 و اثر آن در بدن را بیان کرده است و در هر فصل از آن ضربی که در آن فصل مذکور است و اثر آن در بدن را بیان کرده است



نیزه
 در این کتاب
 به شرح
 و توضیح
 آمده است



و در این کتاب
 به شرح
 و توضیح
 آمده است

کتابخانه
 هیدرآباد
 ۱۳۴۷

